تحریک روشنیہ اور قیام پاکستان

ایک تنقیدی جائزہ

قاضی سید ثناء اللہ ندیم ۔ کاکاخیل

ڈاکٹر عبدالرشید صاحب جامعہ کراچی کا ایک مقالہ ستمبر ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں "تحریک روشنیہ اور قیام پاکستان ایک تحقیقی مطالعہ" کے زیر عنوان شائع ہوا۔ چونکہ یہ تحریک اور اس کی بانی شخصیت، متنازعہ ہے اس لئے مدیر محترم نے بجا طور پر اس پہ اظہار خیال کی دعوت دی ہے۔

اس مقالہ سے ڈاکٹر صاحب نے تحریک روشنیہ کو ایک اسلامی تحریک اور اس کے بانی بایزید انصاری عرف پیر روشن کو اس تحریک کا قائد بنا کر پیش کیا ہے۔ چونکہ اس تحریک کی ناکامی کا سہرا حضرت سید علی ترمذی عرف پیر بابا اور ان کے خلیفۂ اعظم حضرت اخون درویزہ کے سر ہے۔ لہٰذا اس مقالہ میں ڈاکٹر صاحب نے دانستہ یا نادانستہ یہ تاثر دیا ہے کہ اگر حضرت پیر بابا اور حضرت اخون درویزہ پیر روشن کی راہ میں حائل نہ ہوتے تو ہر طرف پیر روشن کی روشنی پھیل جاتی۔ مگر افسوس کہ پشتو زبان سے عدم واقفیت اور اس باب میں تاریخی پس منظر سے صرف نظر کی وجہ سے ایک غلط موقف کے ترجمان کے فرائض ڈاکٹر صاحب کو ادا کرنے پڑ رہے ہیں اور اسی لئے پیر روشن کو اولئے مطالب میں اوّلیت اور پیر بابا کو ثانوی درجہ میں ذکر کرتے ہیں۔

تحریک باطنیت کا تاریخی پس منظر | حسن بن صباح اور باطنیوں کے دوسرے داعیوں نے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ بڑے بڑے جید عالم ان کے ظلم کی نخچیر بنے۔ ہلاکو خان کی یلغار نے جہاں عباسی سلطنت کو بیخ بن سے اکھاڑ دیا وہاں باطنی تحریک کا گڑھ قلعہ الموت بھی اجڑ گیا۔ بچے کھچے باطنی برصغیر میں داخل ہوئے چنانچہ قرامطہ نے ملتان میں اقتدار پر قبضہ کر لیا۔ اس ملحد باطنی شیخ نصر لودھی کے خلاف ۴۰۱ھ میں سلطان محمود غزنوی نے لشکر کشی کی اور اس کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا۔

غزنوی سلطنت کے زوال اور غوری خاندان کے دور شباب میں اہل سنت والجماعت کے بڑے بڑے علماء دین و مشائخ کرام پاک و ہند کے مختلف علاقوں میں تبلیغ حق کے لئے تشریف لائے۔ اور اہل بدعت والحاد کے

خلاف بڑی قربانیاں دیں۔ ۰۵۰ھ سے ۰۵ ۰ ۱ھ تک کی صدی حق و باطل کی معرکہ آرائی کی صدی ہے۔ برصغیر ہند میں عموماً اور پختون علاقہ میں خصوصاً "رافضیہ" "قدریہ" "حلولیہ" "قلندریہ" اور "اباحیہ" فرقوں کے داعیوں نے یلغار کر دی تھی۔ چنانچہ پختون قوم کے دین کو شدید خطرہ درپیش ہوا۔ اسی دور میں قطب العالم سیدنا محمد طاہر نارنؒ کی چھٹی پشت میں ایک بزرگ ولی اللہ حضرت سید محمود بخاریؒ اور ان کے پانچ حق پرست علماء دین اور مجاہد فرزندوں نے جو "پنج پیر" کے نام سے مشہور ہوئے تمام صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں کا طوفانی دورہ کیا۔ ہر جگہ باطنیوں، ملحدوں اور اہل بدعت کا تعاقب کر کے ان سے مباحثے کئے۔ اور ان کی سیاہ کاریوں کو ناکام بنا دیا جہاں جہاں بھی یہ مجاہد بھائی پہنچے وہاں توحید اور قرآن و سنت کے چشمے پھوٹ پڑتے اور بدعت و الحاد کے اڈوں میں الو بولنے لگتا۔ جن کا مختصر حال لکھنا ایک روشن باب کھولنا ہے۔

پانچ پیر (پنج پیر) حضرت سید محمود جو حضرت سیدنا محمد طاہر نارن علیہ الرحمہ کی چھٹی اور حضرت سید عبدالوہاب عرف اخون پنجو بابا علیہ الرحمہ کی دسویں پشت میں ان کے پوتے ہیں۔ ان کے پانچ بزرگ عالم دین، حق پرست فرزندوں نے اجتماعی طور پر تمام پختون علاقہ میں دورہ کر کے قرآن و سنت کی اطاعت کی تبلیغ اور عقیدہ اہلسنت والجماعت کی اشاعت کی۔ صوبہ سرحد کے مختلف مقامات پر ان کے تبلیغی مراکز تھے۔ جہاں جہاں بھی یہ تشریف لے گئے وہاں انہوں نے چلہ کشی بھی کی اور قرآن و سنت کی تبلیغ بھی۔ وہ تبلیغی مراکز آج کل زیارت گاہیں بنی ہوئی ہیں اور عوام یہ سمجھتے ہیں کہ یہ واقعی "پنج پیر" کے نام سے پانچ اولیاء کرام کی قبریں ہیں۔ حالاں کہ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۔ پانچ پیروں کا تبلیغی مرکز پشاور کے قریب ہزار خانی اور بہادر کلے کے درمیان پنج پیروں کی درگاہ ہے۔

۲۔ اکبر پورہ ضلع پشاور میں بھی پنج پیر کے نام سے ایک زیارت گاہ موجود ہے۔

۳۔ ضلع مردان تحصیل صوابی کا مشہور گاؤں پنج پیر بھی موجود ہے۔

۴۔ ہزارہ ڈویژن کے صدر مقام میں کچہری کے پاس ایک زیارت گاہ پنج پیر کے نام سے مشہور ہے جہاں پانچ قبریں بنی ہوئی ہیں حالاں کہ ان قبروں میں کوئی بھی دفن نہیں ہے۔ بلکہ یہ صرف پانچ بزرگ علمائے دین کی نشست گاہ ہے۔ اب ان پانچ بھائیوں کی زندگی کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

پہلا مجاہد اور ولی اللہ پیر حضرت خواجہ سید جود علیہ الرحمۃ ہیں۔ جو اس تبلیغی قافلہ کے رکن رکین تھے۔ آخری زندگی انہوں نے ضلع پشاور کے دوابہ میں گذاری۔ وہیں وفات پائی اور وہیں ان کا مدفن ہے۔ ۲۔ حضرت خواجہ سید جود علیہ الرحمۃ جو باجوڑ تشریف لے گئے اور وہیں آپ کا مزار ہے۔ ۳۔ خواجہ سید احمد علیہ الرحمۃ ضلع مردان کلپانی کے کنارے موضع کنڈا میں محو استراحت ہیں۔ ۴۔ حضرت خواجہ سید محمود علیہ الرحمہ ضلع مردان کے موضع ننگ میں رہائش پذیر تھے وہیں ان کی زیارت گاہ ہے۔ ۵۔ حضرت خواجہ سید حسن ابدال جو ضلع اٹک میں تشریف لے گئے اور وہیں ان کے نام

سے منسوب شہر حسن ابدال آباد ہوا وہیں ان کا مزار ہے۔

سادات بخاری کے یہ مجاہد اور اہل اللہ بھائی جو پنج پیر کے نام سے مشہور ہوتے دین حق قرآن وسنّت وعقائد حقہ کی اشاعت میں اور عقائد باطلہ اور باطنی تحریک کے استیصال میں کارہائے نمایاں انجام دئے۔ اس پردہ بھی اہل باطل کے نشانہ ظلم وستم بنے رہے۔ انہیں گمراہ اور ملحد پیروں میں رفض اور اباحیت کا ایک علم بردار پیر شہباز قلندر بھی تھا جو ضلع مردان علاقہ امازئی میں آیا اور اپنا اثر رسوخ اتنا پھیلایا کہ ان پانچ پیروں کے بزرگ ولی اللہ والد حضرت سید محمود دستار ن بخاری کو اپنے مدفن سے نکال کر دوسری جگہ دفن کیا۔ اور احاطہ مزار کو اس ملحد پیر نے رقص وسرود اور شراب وکباب کا مرکز بنا دیا۔ یہاں طاؤس ورباب کے ساتھ لواطت اور بدکاری کی جاتی تھی اس نے وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے اس مزار میں دفن کیا جائے۔ اس گمراہ کو ضلع مانسہرہ کے تنولی قبیلہ کے ایک مسلمان نے قتل کردیا اور وہیں دفن ہوا۔ اسی کے نام سے ایک قصبہ شہباز گڑھ مشہور ہوا۔

یاد رہے کہ بعض لوگ حضرت لعل شہباز قلندر کا نام اس گمراہ سے خلط ملط کر رہے ہیں۔ یہ بزرگ ولی اللہ حافظ قرآن اور عالم دین تھے اور قادری سلسلہ کے پابند شریعت بزرگ تھے جن کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

اکبر کا دور ظلمت | اکبر نے دین الٰہی کے نام سے ایک مذہب رائج کیا جس نے تمام مذاہب سے اعتقادات چن کر ایک نیا دین نافذ کر دیا۔ فیضی، ابوالفضل اور بہت سے علماء سو نے اس کی تائید کی۔ مگر ہر دور میں اہل حق نے باطل کو مٹانے میں قربانیاں دیں۔ چنانچہ ہندوستان میں قافلہ حق کے سالار حضرت باقی رحمۃ اللہ اور ان کے بعد حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانیؒ بنے جن کی مساعی سے باطل سرنگوں اور حق غالب ہوگیا۔ مگر پختون علاقہ میں رفض واباحیت کے گمراہ اور ملحد پیروں نے اودھم مچا رکھا تھا۔ ان کے استیصال کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت سید علی ترمذی عرف پیر بابا اور ان کے ایک عالم دین خلیفہ اعظم حضرت اخون درویزہ کو مقرر فرمایا۔ ان گمراہ اور اباحیت پسند پیروں میں ایک قابل ذکر پیر ڈاکٹر صاحب کے ممدوح بایزید انصاری عرف پیر روشن بھی دیا تھا جو خود بھی عالم تھا اور بزرگ عالم دین شیخ عبداللہ دانشمند کا بیٹا تھا جو ابراہیم لودھی کے قاضی القضاۃ تھے۔ لیکن جب بایزید انصاری نے باطنی اور ملحدانہ نظریات اپنائے تو ان کے بزرگ والد نے اسے عاق کردیا اور ترک تعلق کر لیا۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرواہ نہ ہو تو اسے باپ کی ناراضگی کی کیا پرواہ ہوسکتی ہے۔ جب اس نے اپنے مذموم خیالات کو وسعت دی اور ایک وسیع حلقہ اثر پیدا کر لیا اور اہل سنت والجماعت کے لئے ایک فتنہ بن گیا۔ تو حضرت پیر بابا علیہ الرحمہ اور حضرت اخون درویزہ رحمہ اللہ نے اس کی مزاحمت کی بقول علامہ اقبال ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز — چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

حق و باطل کی کشمکش شروع ہو گئی۔ حکومت وقت جو دین الٰہی کی علمبردار تھی بایزید انصاری کی ہم نوا تھی اور اکبر کے دربار میں اسے پذیرائی حاصل تھی۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے گورنر کابل مرزا حکیم کے ایماء پر جید عالم قاضی خان اور بایزید انصاری کے جس مکالمے کا ذکر کیا ہے اور پھر قاضی خان کی رپورٹ کو بطور سند پیش فرمایا ہے کہ "این مرد کامل است" ایک مغالطہ ہے اس لئے کہ باطنیوں کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ تقیہ فرائض دین میں سے ہے۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے کئی بار اپنی دعاوی کو مجددیت بروزی و ظلی نبوت کا نام دیا؟ کیا شراب کا نام شہد رکھنے سے اس میں مٹھاس پیدا ہو سکتی ہے یا اس کی حرمت ختم ہو سکتی ہے؟ بایزید انصاری اور اس کے ہمنوا اہل حق کی مزاحمت کو سند پر محمول کرتے ہیں۔ حالاں کہ اس کے غلط عقائد اس کے مرید پشتو شعراء مرزا خان انصاری، علی محمد مخلص اور محمد عزیز ارزانی کے کلام سے کھل کر ظاہر ہوتے ہیں۔ "حالنامہ" میں بایزید انصاری کے متعلق علی محمد مخلص لکھتا ہے کہ

بایزید انصاری عرف پیر روشن نے کہا: "چونکہ بندہ عین ذات خدا تعالیٰ ہے تو پھر نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا تو ایسے ہوا جیسے کوئی اپنی عبادت کرتا ہو اس لئے میں نے نماز چھوڑ دی"۔

محمد عزیز ارزانی نے اسی عقیدہ کو اپنے کلام میں یوں پیش کیا ہے۔

د عنصر لباس ئے واغوست — کہ مسلم او کہ ہندو دہ

د بندگئ نامہ ئے کینبودہ — خود ساجد و خود مسجود دہ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے عنصر کا لباس پہن کر (بندہ میں حلول کر کے) ظاہر ہو گیا کیا مسلمان کیا ہندو۔ ہر جسم میں خدا موجود ہے۔ بندگی کا صرف نام رکھ دیا گیا ہے حالاں کہ بندہ ساجد بھی ہے اور مسجود بھی۔

بایزید انصاری دراصل فرقہ باطنیہ اباحیہ کا داعی تھا۔ یہ فرقہ ہر حرام کو حلال اور مباح سمجھتا ہے۔ چنانچہ تمہید ابوشکور سالمی میں ان کے عقائد کا ذکر یوں ہے:۔

ان العبد اذا بلغ المحبۃ وصفا قلبہ واختار الدین علی الکفر من غیر نفاق سقط عنہ الامر والنھی ولا یدخلہ اللہ بارتکاب الکبائر النار ویسقط عنہ العبادۃ الظاھرۃ ویکون عبادۃ التفکر۔ وقد تبین ان ھذا کلہ کفر وضلال

ترجمہ:۔ بندہ جب عشق و محبت کے مقام پر پہنچ جاتے اور دل کی صفائی حاصل کرلے کفر کی جگہ دین بغیر نفاق کے قبول کرلے۔ تو اس سے امرونہی (تمام احکام الٰہی ساقط ہو جاتے ہیں یعنی شراب، زنا، لواطت، رہزنی، قتل و غارت، جو مناہی ہیں جائز اور مباح ہو جاتے ہیں اور نماز روزہ، حج زکوٰۃ جو اوامر ہیں ان کی ادائیگی کی ضرورت باقی نہیں رہتی) اللہ تعالیٰ اب اسے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے دوزخ میں نہیں ڈالتا۔ اس سے ظاہری

(باقی صفحہ ۲۴ پہ)